’’شرح سفر السعادۃ‘‘ میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا اسلوب کا تحقیقی مطالعہ

A Research Based Study of Sheikh Abdul Haq Muhadith Dehlvi is "Sharh Sifru-as-Sa'adat"

زنیرہ گل*

ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس**

ABSTRACT

Shamail e Nabawi(Physical description of Prophet Muhammadﷺ) is a part of Biography of Prophetﷺand Writing on it is considered a blissful and a proudful by the Muslim scholars. Allama Majduddin Ferozabadi (817 A.H) is one of them who wrote a book on the topic titled " Sifrus sa'adah". Considering a remarkable work on Shamail e Nabawi by Firozabadi, Sheikh Abdul Haq Muhaddus Dehlvi(1052 A.H.) wrote a unique commentary on it in persion language titled" Sharh Sifru as Sa'ada".

Sheikh Abdul Haq was notable and prominent scholar of 10th century after Hijrah. He was one of the pioneers who wrote on various fields of Islamic Studies in Sub-continent. He wrote a large number of books as particular on Hadith.

This article deals with the methdology of Sheikh Abdul Haq in his commentary on "Sifr-as-Sa'adah" in detail.

---

* ریسرچ اسکالر ایم فل علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان۔

** ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ وچیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ وعربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد، پاکستان۔

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو کفر و شرک اور گمراہی سے نکالنے کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے اور جب سرکار دو عالم ﷺ کی ذات اقدس پر سلسلہ نبوت ختم ہوگیا تو انسانیت کی اصلاح کی اس جدوجہد کو جاری رکھنے کیلئے امت مسلمہ کے جلیل القدر علماء اور مفکرین آگے بڑے۔ انہوں نے نہ صرف دعوت وارشاد کا کام جوش وخروش سے کیا بلکہ دین اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے لیے اپنی تمام صلاحیتیں بھی صرف کردیں۔ان علماء کرام میں ایک نام شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا ہے جنہوں نے برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث کی تصنیف و تدریس کی ابتداء کی تھی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ماہ محرم ۹۵۸ھ مطابق ۱۵۵۱ء کو دہلی میں پیدا ہوئے (۱) اور ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔انھوں نے بوستان، گلستان، دیوان خواجہ حافظ اور نظم کی مروجہ کتابیں خود پڑھائیں اور میزان الصرف سے لے کر کافیہ کی تعلیم خود ہی دی (۲)۔بیس سال کی عمر میں فلسفہ، ادب، فقہ اور حدیث پڑھی۔پھر مزید تعلیم کے حصول کے لیے ماوراء النہری علماء کے پاس تشریف لے گئے (۳)۔آپؒ کی عمر ستائیس سال ہوئی تو سید موسیٰ پاک شہیدؒ سے وابستہ ہوئے اور انھوں نے آپؒ کو اپنی خلافت سے نوازا (۴)۔شیخ موسیٰؒ کے فیض صحبت سے شیخ محدث کی اسلامی حمیت کو اور تقویت ملی لیکن ہندوستان میں مذہبی حالات سے دل برداشتہ ہوکر آپؒ نے ۹۹۶ھ میں حجاز کی طرف سفر کرنے کا ارادہ فرمایا (۵) اور وہاں آپؒ نے شیخ عبدالوھاب متقی قادریؒ سے علم حدیث کا درس لینا شروع کیا (۶) اور اس طرح آپ کے علم و فضل میں خوب اضافہ ہوا۔آپؒ ۱۰۰۰ھ میں ہندوستان واپس آئے اور یہاں باقاعدہ علم حدیث کی نشر واشاعت کے لیے مسند درس بچھائی (۷) اور اس طرح متعدد علوم پر دسترس رکھنے والی اس نادر شخصیت نے تقریباً ایک سو سے زائد تصانیف اور شروحات تالیف فرمائیں۔ان میں سے ایک کتاب ''شرح سفر السعادۃ'' ہے ذیل میں اس کتاب کے تعارف کے ساتھ شیخ محدث نے اس کتاب کی تالیف میں مباحث سیرت کو بیان کرنے کے لیے جو اسلوب اپنایا ہے وہ پیش کیا جارہا ہے۔

شرح سفر السعادۃ کا تعارف

سیرت النبی ﷺ کا ایک ماخذ کتب شمائل ہیں جن میں رسول کریم ﷺ کے حلیہ مبارک، عادات و خصائل، خورد و نوش، آداب زندگی اور آپ ﷺ کے نشست و برخاست کا تذکرہ ملتا ہے اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی جن میں سے ''الشمائل النبویة والخصائل المصطفویه'' محمد بن عیسیٰ ترمذی کی سب سے زیادہ مشہور کتاب ہے۔''سفر السعادۃ'' بھی شمائل النبی ﷺ پر لکھی جانے والی ایک کتاب ہے۔مجد الدین فیروز آبادی نے اس کتاب کی تالیف میں رسول کریم ﷺ کی وہ احادیث جو عبادات احوال و معاش اخلاق و عادات سے متعلق ہیں جمع کی ہیں۔اس کتاب کو بہت اہمیت حاصل ہوئی۔نواب صدیق حسن خان قنوجی (۱۸۹۰ھ) اس حوالے سے حافظ ابن قیم (۶۹۱ھ) کی

"زاد المعاد فی ھدی خیر العباد اور مجد دالدین فیروز آبادی (۸۱۷ھ) کی" سفر السعادة" کی اہمیت کے متعلق رقمطراز ہے کہ:

"فانھما جمعا کل أدب و عادة سیرة کانت للنبی فی کل باب من ابواب الدین والدنیا و ھما عمود الاسلام وقاعد تالدین لم یؤلف فی الاسلام قبلھما ولا یساویھما کتاب فی ھذا العلم یعرف ذلک من رسخت قدمه فی علم السنة المطھرة"(۸).

(یہ دونوں کتابیں نبی کریم ﷺ کے دین و دنیا سے متعلق طرز زندگی، عادت اور سیرت کے ہر پہلو کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ یہ دونوں کتابیں اسلام کا ستون ہیں اور دین کی بنیادیں ہیں۔ اسلام میں ان سے پہلے ان جیسی نہ تو کوئی کتاب لکھی گئی اور نہ ہی اس علم میں ایسی کوئی کتاب ان دونوں کے برابر ہے جسے سنت مطہرہ کے علم میں پختگی حاصل کرنے والا شخص جانتا ہو)۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اس کتاب کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر اس کی شرح لکھنی شروع کی جس کا نام شرح سفرالسعادة رکھا اس کتاب کی تالیف کا مقصد خود واضح فرماتے ہیں کہ

"درباب عبادات و عادات واعمال واخلاق زکیہ مقدسہ نبویہ ﷺ با حسن اسلوب واسہل طریقہ نوشتہ و داد علم و دانش دادہ است ولیکن چون وی درین باب برمذہب اقحاح محدثین از اصحاب ظواہر رفتہ دور بسیاری از مواضع سخن درخلاف مذاہب مجتہدینؒ اجمعین گفتہ داد عای صنا دو بطلان مخالف مدعای خود نمودہ و دعوی عدم صحت احادیث واردہ دران کردہ و در بعضی محال درمبالغہ وافراط از حداعتدال و جادہ انصاف بیرون رفتہ است"(۹)

(عبادات، عادات اور اعمال اور رسول کریم ﷺ کے پاکیزہ اور مقدس اخلاق کے باب میں بہترین اسلوب اور آسان طریقہ تحریر سے مصنف نے لکھا ہے اور علم و دانش کا حق ادا کیا ہے لیکن اس باب کے دوران

محدثین پر تنقید کرتے ہوئے جو کہ اصحاب ظاہریہ کی طرف سے گئے ہیں
بہت سے مواقع پر انہوں نے مجتہدین کے مذاہب کے خلاف گفتگو کی ہے
اور مخالفوں کے دعوں کو فاسد کرنے اور باطل کرنے کا خود سے دعویٰ کیا
ہے اور اس بارے میں وارد احادیث کے صحیح نہ ہونے کا بھی دعوی کیا ہے
اور انہی مقامات میں سے بعض میں انہوں نے مبالغہ وافراط سے کام لیا
اور اعتدال کی حد سے اور انصاف کے راستے سے باہر چلے گئے۔

اس اقتباس سے واضح ہوا کہ اگر چہ شیخ کے نزدیک سفر السعادۃ اہم کتاب ہے لیکن اس میں کئی مقامات ایسے بھی تھے جس میں جمہور امت اور آئمہ مجتہدین کے مذاہب کے خلاف گفتگو کی گنجائش نکل سکتی تھی اور اس کتاب میں کئی احادیث جو پیش کی گئی ہیں اور ان کی صحت کا دعوی کیا گیا ہے ان کے اوپر بھی تنقید کی گنجائش موجود تھی اس لیے شیخ نے ایسی کتاب لکھنے کا ارادہ کیا جس میں دینی تعلیمات کو اعتدال اور انصاف سے پیش کیا جائے اور افراط وتفریط سے بچ کر معتدل انداز سے توضیحات کی جائیں۔

شرح سفر السعادۃ ایک جلد پر مشتمل ہے اور ۱۸۳۶ء میں کلکتہ سے، ۱۸۷۵ء، ۱۸۸۵ء اور ۱۹۰۳ء میں لکھنو سے شائع ہوئی (۱۰)۔ زیر تحقیق نسخہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر نے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا۔ کتاب کل چھ ابواب اور ۵۸۴ صفحات پر مشتمل ہیں اس کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

شرح سفر السعادۃ کا آغاز دیباچہ سے ہوتا ہے جس میں شیخ محدثؒ نے کتاب کی شرح کا مقصد واضح کیا ہے۔ اس کے بعد مصطلحات علم حدیث، ذکر کتب صحاح ستہ اور احوال آئمہ مذاہب اربعہ کو بیان کیا گیا ہے پھر فاتحہ الکتاب کا بیان ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی نزول وحی سے قبل عبادات کا ذکر ہے اس کے بعد ابواب کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

باب اول: در طہارت حضرت پیغمبر ﷺ

اس باب کے تحت مندرجہ ذیل فصول کو ذکر کیا گیا ہے۔

فصل در بیان وضو بکار واشتی

در بیان مضمضہ واستنشاق آنخضرت ﷺ

در بیان مسح مبارک آنخضرت ﷺ

در بیان شستن پاپہای آنخضرت ﷺ

در بیان مسح بر موزہ

در بیان جواز تیمّم بکتاب سنت و اجماع

باب دوم: در بیان نماز آنحضرت ﷺ

فصل در کیفیت رکوع

در کیفیت سجود من السجو د

فی کیفیت الاعتدال

فی اَدعیۃ الصلو ۃ

نسیان رسول اللہ در نماز

در فی الا ذکار بعد الصلوٰ ۃ

در سنن رواتب از نماز

در قیام شب و کیفیت اللیل

در بیان الرکعتین بعد الوتر

در نماز چاشت و سجدہ شکر

در بیان سجدہ تلاوت

در فضلیت روز جمعہ و تعظیم روز جمعہ

در خطبہ نبوی ﷺ روز جمعہ

در نماز عید و استسقا

در عبادات سفر و قصر صلوٰ ۃ

در بیان عبادات بیماراں و نماز ہ جنا ز ہ

سنت نبوی در ادائے میت

در بیان صلوٰ ۃ خوف

در زکوۃ و صدقات و فطر

در بیان صاع

باب سوم صیام النبی ﷺ

فصل در رمضان مسافر را میان روزہ و افطار

در روزۂ نافلہ

در استحباب وفضیلت صوم عشر ذی الحجہ

در بیان اعتکاف

صیام ایام بیض مسنون است

باب چہارم حج النبی ﷺ

فصل در سیاق و بیان حج آنحضرت ﷺ

در بیان سہو علماء در حج پیغمبر

تقسیم ناخن انگشتان مبارک بر مردمان

در دخول خانہ کعبہ وقوف در ملتزم

در بیان ذبائح وقربانی پیغمبر ﷺ

در بیان اذان گفتن در گوش مولود وعقیقہ

در بیان کنیت

تسمیہ باسم وی ﷺ

باب پنجم اذکار النبی ﷺ

فصل در بیان ادعیہ وقت جامعہ پوشیدن

در بیان ادعیہ در آمدن خانہ، در آمدن بیت الخلاء

در اذکار اذان

در ادعیہ عشرہ ذوالحجہ

در ادعیہ طعام خوردن

در سلام وآداب واستیذان

در بیان عطسہ واذکار سفر

در بیان ادعیہ سوار شدن

در تعلیم خطبہ مہمات

در انشراح صدر آنحضرت ﷺ

باب ششم فی عموم احوال النبی ﷺ ومعاشہ

فصل درخورش وپوشش آنحضرت ﷺ

در بیان پوشیدن سراویل آنحضرت ﷺ اختلاف است

در بیان انگشتری آنحضور ﷺ

درمباشرت آنحضرت ﷺ بازواج طاہرات

درخواب وبیداری آنحضرت ﷺ

درسواری آنحضرت ﷺ

در بیان کنیز وغلامان آنحضرت ﷺ

دربعض اخلاق آنحضرت ﷺ

درعلاج وامراض

درعلاج استطلاق، طاعون، استسقاء

درفوائد غسل ومجعم

در بیان داغ کردن

درعلاج خشکی فراج، خارش بدن، ذات الجنب

درعلاج دردسر، درددل، دردچشم

در بیان پرہیز

درعلاج زہر، علاج قمل

فصل درعلاج کردن آنحضرت ﷺ زنے بایات قرآن

رقیہ گزیدن عقرب، درعلاج گم واندوہ

فصل درامر مسکن ومنزل

درتدبیر نوم ویقظہ

درحفظ صحت چشم

درقرض وسلف

دررفتن آنحضرت ﷺ

درکلام سکوت وسخن وبکائے آنحضور ﷺ

فصل در فطرت وتوابع آں

درختنہ آنحضرت ﷺ ودر شارب آنحضرت ﷺ

فصل در جہادوآداب

اور آخر میں ۸۷ صفحات پر مشتمل ''خاتمہ الکتاب'' کے متعلق بحث موجود ہے جس میں بعض احادیث کی تحقیق و تنقید کرتے ہوئے انہوں (فیروزآبادی) نے بعض متشددین، متاخرین اور عجلت پسند محدثین ابن جوزی وغیرہ ہیں کی تقلید واتباع میں ان احادیث کے موضوع اور باطل ہونے کی نسبت قائم کی ہے۔ شیخ محدثؒ نے انصاف کے طریقے کو لازم پکڑتے ہوئے اور خیر خواہی کو ظاہر کرتے ہوئے ان (احادیث) کی شرح کردی ہے اور ان احادیث کی حقیقت کو واضح کردیا ہے (۱۱)۔

شیخ محدثؒ کے اس دعوے کو ان کی کتاب میں عملاً دیکھا جاسکتا ہے اس کے لیے شرح سفرالسعادات سے درج ذیل مثال پیش کی جاتی ہے تاکہ جو شیخ محدثؒ کا مقصد تھا وہ اچھی طرح واضح ہوجائے۔

چنانچہ شیخ محدث رقمطراز ہے کہ:

''چنانچہ حدیث صلوٰۃ التسبیح مثلاً واحادیث ست کہ مرآن راطرق دیگر ست کہ قوت میگیرد وحدیث بدان ومطلع نشدہ ابن جوزی بران پس در آمدہ آفت بروے باین وجوہ وتقلید کردادراو حکم بوضع بران احادیث ہر کہ بعداز وے امدہ ازانہا کہ قدرت ومہارت ندارند درعلم حدیث این کار آئمہ متقدمین این شان سنت کہ کمال تبحر وتوسع واشتند درحفظ احادیث وطرق آن مثل شعبہ ویحیٰی وسعید بن القطان۔۔۔۔الخ'' (۱۲)۔

چنانچہ صلوۃ التسبیح والی حدیث مثال کے طور پر ان احادیث میں سے ہے کہ جس کی دوسری اسناد بھی موجود ہے جن کی وجہ سے یہ قوی ہوجاتی ہے اور جن کے اوپر ابن جوزی کی اطلاع نہیں ہوئی چنانچہ اس نے اس حدیث پر وضع کا حکم لگایا کیونکہ اسے آئمہ متقدمین کی طرح علم حدیث میں مہارت اور قدرت حاصل نہیں ہے جس قدر متقدمین آئمہ حدیث کو حاصل تھی جیسے امام شعبہ امام یحیٰی امام سعید بن القطان۔۔۔۔۔الخ۔

شرح سفر السعادۃ میں مباحث سیرت اور اسلوب

شیخ محدثؒ نے شرح سفر السعادات میں سیرت النبی ﷺ کے مباحث اور معلومات کی ترتیب کو سفر السعادۃ کی ترتیب پر ہی موقوف رکھا ہے یعنی شیخ نے شرح سفر السعادۃ کے متن اور معلومات کو فیروز آبادیؒ کی ترتیب کے ساتھ ہی ذکر کیا ہے اور یوں دونوں کے مباحث سیرت ایک جیسے ہیں۔ لیکن فیروز آبادیؒ نے عنوانات قائم کرتے ہوئے جہاں معلومات متعلقہ عنوانِ سیرت کے حوالے سے ادھوری یا مختصر دی ہیں شیخ محدثؒ نے وہاں معلومات سیرت میں اتنا اضافہ کر دیا ہے کہ فیروز آبادی کا مقرر کردہ عنوان اچھی طرح واضح ہو جائے اور اس بات کی تصریح آپؒ نے دیباچہ میں خود بیان کی ہیں۔ اس مقصد کے لیے آپؒ نے تین طرح کے اسلوب کو اختیار کیا۔

ذیل میں شیخ کے ذکر کردہ تینوں اسلوب کے پہلوؤں کو قدرے تفصیل کے ساتھ مع مثال واضح کیا جاتا ہے اور ان کی روشنی میں مباحث سیرت کو بیان کیا جاتا ہے۔

وسخن در شرح کتاب بر سہ قسم افتاد

۱۔ یکی در تحقیق وتبین انچہ مصنف ذکر کردہؒ از احادیث وآ ثار وتخریج مخارج ومحال آن از کتب ستہ وغیرہ ہا وذکر رواۃ آنہا از صحابہ واصحاب'' (۱۳)۔

اس کتاب کی شرح میں تین امور کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

اول:

مصنفؒ نے جن احادیث اور آ ثار کو نقل کیا ہے ان احادیث کی تحقیق اور وضاحت اور حوالہ جات کی تخریج صحاح ستہ کی کتب سے قاری کے سامنے اچھی طرح نمایاں کر دی جائے اور جن صحابہ کرامؓ نے ان آ ثار ومرویات کو روایت کیا ہے ان کی بھی صراحت کر دی جائے۔ گویا مولانا فیروز آبادی کی بیان کردہ احادیث پر محدثانہ انداز میں بحث کی گئی ہے (۱۴)۔

اس کی وضاحت مندرجہ ذیل مثال سے کی جاتی ہے:

فصل الأذكار بعد الصلوٰۃ میں فیروز آبادیؒ نے مندرجہ ذیل حدیث اس طرح نقل کی ہے:

كان صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من الصلاة قال: ثلاث مرات استغفر الله الذى لا اله الا وهوا لحى القيوم وأتوب اليه اللهم انت السلام و منک السلام تبارکت يا ذالجلال والاكرام ....الى آخره (۱۵).

شیخ محدثؒ نے مندرجہ ذیل حدیث کوشرح سفرالسعادۃ میں باحوالہ اس طرح نقل کیا ہے یہ حدیث مسلم وترمذی سے ہے۔

''چون ازنماز سلام دادی این چنین ست روایت مسلم وترمذی وددرروایت نسائی چون برگشتی ازنماز ورروایت ابوداؤد وچون خواستی کہ برگردواز نماز سہ بار بگفتی استغفراللہ لا الہ الا ھوالحی القیوم واتوب الیہ ودرحدیث مسلم وترمذی مطلق واقع شدہ کہ چون سلام دادی استغفار کردی سہ بار وگفتہ شد مراوزاعی راکہ کیفیت استغفار چیست گفت میفرمود استغفر اللہ استغفر اللہ''(۱۶)۔

(مسلم اور ترمذی میں ہے کہ نبی کریمﷺ جب نماز سے فارغ ہوکر سلام پھیرتے، نسائی میں روایت ہے کہ جب نماز سے لوٹتے، اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جب چاہتے کہ نماز سے منہ پھیر لے تو تین مرتبہ **استغفر الله الذی لااله الا هوا لحی القیوم واتوب الیه** کہتے اور مسلم وترمذی کی روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آپﷺ جب سلام پھیرتے تو صرف ۳ بار استغفار کہتے اور امام اوزاعی کہتے ہیں کہ آپﷺ جو استغفار فرماتے اس کی کیفیت یوں ہوتی استغفر اللہ، استغفر اللہ)۔

درج بالا مثال سے ظاہر ہوا کہ شیخ محدث نے سفرالسعادۃ میں بیان کردہ حدیث کو باحوالہ صحاح ستہ کتب سے شرح سفرالسعادۃ میں بیان کیا اور محدثانہ انداز میں بحث کی تاکہ موقف اچھی طرح واضح ہوجائے۔

اسی طرح باب ''درفتن آنحضرتﷺ'' میں فیروز آبادی نے نبی کریمﷺ کی چال مبارکہ کے بارے میں مندرجہ ذیل حدیث نقل کی ہے۔

''کان اذا مشی کأ نما ینحط من ....الی آخرہ''(۱۷)۔

اس حدیث مبارکہ میں فیروز آبادی نے چال مبارکہ کی ۱۰ اقسام کا نام ذکر کیا ہے لیکن شیخ محدثؒ نے شرح میں اس حدیث مبارک کا حوالہ ذکر کیا ہے کہ یہ شمائل ترمذی کی حدیث ہے کلام میں تقویت پیدا کرنے کیلئے اور قاری کے سامنے اپنا موقف اچھی طرح واضح کرنے کیلئے ان اقسام رفتار کو تفصیل سے بیان کیا ہے چنانچہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

وانواع روش وہ است این سہ یعنے تحادت وانزعاج وہون چہارم سعی مشی باسرعت پنجم رمل مشی بابرواشتن پا یہا وجنبانیدن کتفہا چنانچہ درطواف ششم نسلان کہ عدوے ست سبک وودین وسبک رفتن وازسعی سریع تر ست ہفتم خوری کہ رفتنی ست باتمائل ہشتم قیقری کہ رفتنی ست ماوری یعنے پس پا رفتن نہم جمزے کہ برجستن ست درراہ وناقہ راکہ جماز گویند بایں معنی ست دہم تبختر کہ روش متکبران ست یعنی خرامیدن وگردن افراختن وازینجملہ اکمل وافضل ہون ست کہ مشی حضرت نبوی ﷺ واعدل واوسط انواع''(۱۸)۔

(اور چال کی اقسام میں سے تین یعنی ''تحادت'' اور ''انزعاج'' اور ''ھون ہے'' اور چوتھی چال ''سعی'' ہے جو تیزی سے چلی جائے۔ پانچویں چال ''رمل'' ہے جو جلدی جلدی قدم اٹھا کر اور مونڈھوں کو جنبش دے کر چلی جائے جیسا کہ طواف میں۔ چھٹی چال ''نسلان'' ہے جو دوڑ کر تیزی سے چلی جائے یہ رفتار سعی سے تیز تر ہے۔ ساتویں چال ''خوری'' جو پنجوں کے بل چلی جائے۔ آٹھویں چال ''قھقری'' ہے جو پشت کی طرف الٹے قدم چلی جائے نویں چال ''جمزی'' ہے جو کود کر چلی جائے اونٹ کو جمارہ اس لیے کہتے ہیں دسویں چال ''تبختر'' ہے جو آہستہ خرامی سے ٹہلتے ہوئے گردن اٹھا کر متکبروں کے انداز میں چلی جائے۔ رفتار کی ان دس قسموں میں سب سے اکمل و افضل ''ھون'' ہے۔ اور یہ نبی کریم ﷺ کی چال مبارکہ ہے اور یہ انواع رفتار میں سے قوی اور اعتدال پر ہے)۔

اسی طرح شیخ محدثؒ نے وضاحت کے ساتھ چال کی اقسام کو بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی چال مبارکہ کو بیان کیا تا کہ سیرت النبی ﷺ سے محبت رکھنے والا یہ جان لے کہ ان تمام اقسام میں سے آپ ﷺ کی چال مبارکہ جو کہ ''ھون'' ہے افضل و اکمل ہے اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطابق مسلمانوں کا عمل کرنا باعث نجات ہے۔

مباحث سیرت میں شرح کرنے کا شیخ محدثؒ نے جو دوسرا اسلوب اپنایا وہ درج ذیل ہے:

دوم:

واثبات وتحقیق مذہب حنفی کہ مقصود اہم ومطمع نظر اصل آنست (۱۹)۔ (اور حنفی مذہب کو ثابت کرنا اور اس کی تحقیق

کرنا ہے کیوں کہ اہم مقصد اور اصل نصب العین یہی چیز ہے)۔

شیخ محدثؒ نے مندرجہ بالا اسلوب شرح سفر السعادۃ میں اپنایا ہے اور حنفی مذہب کی تائید جابجا کتاب میں نظر آتی ہے مثلاً فصل در نماز استقاء کے بیان میں مجدالدین فیروزآبادی "سفر السعادۃ" میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔

"ثبت فی ذلک ستة اوجه (الوجه الأوّل)... الی آخره (۲۰)

جس کا مفہوم ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی زندگی مبارکہ میں چھ مرتبہ بارش کے لیے دعا مانگنے کی طرف متوجہ ہوئے اور کبھی نماز بھی اس سلسلے میں ادا فرمائی۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے پہلی اور دوسری مرتبہ دعا فرمائی تھی تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے بغیر اذان و اقامت کے دو رکعت نماز پڑھی اور قرات جہر سے فرمائی۔ چوتھی مرتبہ مدینہ شریف میں استقاء فرمائی نہ قیام فرمایا اور نہ دعا کے لیے منبر شریف پر تشریف لائے۔ پانچویں مرتبہ "احجاز الزیت" کے مکان میں دعا استقاء فرمائی اور چھٹی مرتبہ غزوات میں جب مشرکوں نے پانی پر قبضہ کر لیا تو آپ ﷺ نے استقاء کے لیے دعا ہی فرمائی تھی۔

شیخ محدثؒ ان تمام مواقع کو جہاں رسول کریم ﷺ کو بارش کے لیے دعا نماز ادا کرنے کی ضرورت پیش آئی تفصیل کے ساتھ احادیث اور واقعات کی روشنی میں بیان فرماتے ہیں اور آخر میں امام ابو حنیفہؒ کے موقف کی بھرپور وضاحت کرتے ہیں اس ضمن میں محدث لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک استقا میں کوئی مسنون نماز نہیں ہے اور ارشاد باری تعالیٰ کے بموجب یہی دعا و استغفار کا نام استقا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ اِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا﴾ (۲۱)

(اپنے بخشنے والے رب سے تم استغفار کرو وہی آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش برساتا ہے)۔

نیز جن حدیثوں میں استقاء کی وجوہات مذکور ہیں ان میں نماز کا ذکر نہیں ہے بجز اس ایک وجہ کے حضور اکرم ﷺ نماز پڑھنے کھلی جگہ (میدان) میں تشریف لے گئے اور دو رکعت پڑھ کر خطبہ دیا یہ حدیث اپنی تمام تر خصوصیات کے ساتھ یا تو پایہ صحت ہی کو نہیں پہنچتی یا یہ حضرت رسالت پناہ ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے نیز سنت وہ ہوتی ہے جسے حضور اکرم ﷺ نے کبھی کبھی ترک کرنے کے ساتھ اس پر ہمیشگی فرمائی ہو حالانکہ اس جگہ ترک صلوۃ اکثر ہے اور یہ فعل ایک مرتبہ کے سوا ہے ہی نہیں۔ شیخ محدثؒ مزید لکھتے ہیں کہ:

''وبالجملہ احادیث مرویہ در باب استقاء خالی از اضطرابی نیستند و بسیاری از طرق حدیثی کہ مشتمل ست برین خصوصیات و کیفیات بی ضعفے نہ پس اخذ کرد ابوحنیفہ بخلاصہ ومقصود آنکہ دعاء استغفاء ست وتجویز کردہ نماز اوثبات شمود جماعت وخطبہ وامثال آن راا خذ بالمتقین واللہ اعلم'' (۲۲)۔

(غرض ہے کہ باب استقاء میں احادیث مرویہ میں سے ہر ایک کسی نہ کسی اضطراب سے خالی نہیں ہے اور ہر اس حدیث کی سند جو ان خصوصیات و کیفیات پر مشتمل ہیں بغیر ضعف کے نہیں ہے لہٰذا امام اعظمؒ نے اس کے مغز اور مقصود کو اختیار فرمایا اور وہ دعا و استغفار ہے اور نماز کو بھی جائز رکھا اور جماعت، خطبہ اور اس قسم کی دیگر باتیں یقینی نہ ہونے کی وجہ سے اختیار نہ فرمائی (واللہ اعلم)

مباحث سیرت بیان کرنے کے لیے شیخ محدثؒ نے جو تیسرا اسلوب اپنایا وہ درج ذیل ہے:

سوم:

''استطرادو اشباع کلام بذکر مسائل و احکام و اکثار فوائد ونکات مناسب مبحث ومقام وانچہ درحل عبارت متن وترجمہ الفاظ و بیان معانی آن از قیود ورموز واشارہ وتاویلات وتحملات برعادت شرح بکار رفتہ باشد'' (۲۳)۔

(کلام کے اشباع واستطرادا اور مسائل واحکام کے ذکر اور مقام کو مناسب نکات اور فوائد کے ذریعے زیر بحث لایا گیا ہے اور عبارت کے متن اور ترجمہ کے حل میں الفاظ و بیان اور معانی اور قیود و رموز اور اشارات و تاویلات وتحملات کو توضیح وتشریح کے لیے استعمال کیا گیا ہے)۔

مثال:

باب الطہارت کی فصل ''در بیان جواز تیمّم'' کے ضمن میں سفر السعادۃ میں فیروز آبادی نے ایک حدیث کا مندرجہ ذیل متن نقل کیا ہے۔

''وقال حیثما ادرکت رجلامن امتی الصلاۃ فعندہ مسجدہ وطھورہ'' (۲۴)۔

جس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے کوئی بھی شخص اس کو زمین کے کسی حصے میں نماز کا وقت ہو جائے تو وہ طہارت حاصل کرے اور نماز ادا کرے شیخ محدثؒ نے شرح سفر السعادات میں لفظ ''طہور'' میں موجود ممکنہ ابہام کی اس طرح وضاحت کی ہے:

''وطہورہ جای نماز آن مرد و طہارت وی یعنی بہمان زمین تیمّم کند ہم
بران نماز گذاردو بخلاف امم سابقہ کہ نماز ایشان جز در بیع و کنائس جائز
نبودی وطہارت الیشان جز بآب درست نہ وتسمیہ آن مکان بمسجد کنایت
ست از عدم اختصاص سجود بموضع دون موضع یا مجاز ست از مکان معین مبنی
برای نماز چون نماز درانجا جائز شد گویا مسجد شد''(۲۵)۔

(طہور سے مراد وہ جگہ جہاں نماز ادا کی جائے اور وہاں سے ہی طہارت حاصل کی جائے یعنی زمین سے تیمّم کیا جائے اور پھر اس جگہ پر نماز ادا کی جائے بخلاف امم سابقہ کے کہ ان کی نماز، ان کی عبادت گاہوں اور گرجا گھروں کے علاوہ جائز نہیں ہوتی تھی۔ ان کی طہارت پانی کے سوا کسی اور چیز کے ساتھ بھی جائز نہیں ہوتی تھی اور اس جگہ کا نام مسجد رکھنا یہ اشارہ ہے کہ سجدہ کے لیے ایک ہی جگہ خاص کرنا دوسری جگہ کو چھوڑ کر ٹھیک نہیں ہے یا مسجد کا لفظ مجازی طور پر استعمال ہوتا ہے اس متعین جگہ کے لیے جہاں نماز ادا کی جاتی ہے اور جب اس جگہ (یعنی جہاں سے پاکی حاصل کی) بھی نماز کا ادا کرنا جائز ہوا تو گویا (حدیث کے مطابق) اس جگہ کو بھی مسجد کہا گیا ہے)۔

الغرض شیخ محدثؒ نے سفر السعادہ میں موجود مباحث سیرت کو اپنی شرح میں مندرجہ بالا اسلوب کو مدنظر رکھتے ہوئے وضاحت سے بیان کیا ہے اور شرح سفر السعادۃ کے مقدمے میں جس اسلوب کو اپنانے کی وضاحت کی گئی تھی اس کی جھلک ہمیں شرح سفر السعادۃ میں محسوس ہوتی ہے۔ درج بالا امثلہ کے ذریعے اس کی تائیدی وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

نتائج

اس تحقیق سے مترشح نتائج مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ علماء کے ہاں سفر السعادۃ شمائل نبوی کے باب میں ایک اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

۲۔ سفر السعادۃ کی اہمیت اور اس میں بہت سی معلومات کو اعتدال وانصاف پر لانے کی غرض سے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اس کتاب کی شرح لکھی۔

۳۔ شرح سفر السعادۃ ایک مقدمہ، چھ ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ کتاب کا آغاز مقدمہ سے ہوتا ہے۔ جس میں شیخ محدثؒ نے کتاب کی شرح کا مقصد واضح کیا ہے۔ اس کے بعد مصطلحات علم حدیث، ذکر کتب صحاح ستہ اور احوال آئمہ مذاہب اربعہ کو بیان کیا گیا ہے۔

۴۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اس شرح میں سیرت کی معلومات کو پیش کرنے میں تین طرح کے اسلوب اپنائے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے:

الف۔ احادیث کی تحقیق و تخریج اور صحت وضعف کا بیان، **ب**۔ حنفی مذہب کی ترجمانی، **ج**۔ شرح معانی، نکات و فوائد کا بیان۔

۵۔ ۸۷ صفحات پر مشتمل خاتمۃ الکتاب میں متشدد محدثین کی جانب سے کچھ احادیث پر جرح کا شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی جانب سے جواب دیا گیا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ نظامی، خلیق احمد، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س۔ن، ص: ۰ ۷۔

۲۔ دہلوی، عبدالحق، اخبارالاخیار، یو۔پی: کتب خانہ رحیمیہ، س۔ن، ص: ۳۱۷۔

۳۔ ایضاً، ص: ۳۱۸۔

۴۔ ایضاً، ص: ۱۴۔

۵۔ بدایونی، ملاعبدالقادر، منتخب التواریخ، محمود احمد فاروقی (مترجم)، لاہور: غلام علی اینڈ سنز، س۔ن، ج: ۳، ص ۶۲۵۔

۶۔ دہلوی، عبدالحق، زادالمتقین فی سلوک طریق الیقین، عبدالحلیم چشتی (مترجم)، کراچی: الرحیم اکیڈمی، ۱۹۹۸ء ص: ۲۱۸۔

۷۔ حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص: ۴۳۔

۸۔ قنوجی، محمد صدیق خان، **أبجد العلوم**، بیروت: دارابن حزم، ۱۴۲۳ھ، ۱/ ۲۵۹، ۲۶۰۔

۹۔ محدث دہلوی، عبدالحق، شرح سفرالسعادۃ، سکھر: مکتبہ نوریہ رضویہ، ۱۳۹۸، ص: ۳۔

۱۰۔ نظامی، خلیق احمد، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص: ۱۶۹۔

۱۱۔ شرح سفرالسعادۃ، ص: ۳۔

۱۲۔ ایضاً، ص: ۵۰۵۔۵۰۴۔

۱۳۔ ایضاً، ص: ۳۔

۱۴۔ نظامی، خلیق احمد، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص: ۱۶۷۔

۱۵۔ فیروزآبادی، مجدالدین، **سفر السعادۃ**، مصر: مطبۃ الجمالیۃ الحدیثۃ، ص: ۲۱۔

۱۶۔ شرح سفرالسعادۃ، ص: ۱۱۱۔

۱۷۔ **سفر السعادۃ**، ص: ۱۴۵۔۱۴۴۔

۱۸۔ شرح سفرالسعادۃ، ص: ۴۸۹۔

۱۹۔ ایضاً، ص: ۴۔

۲۰۔ **سفر السعادۃ**، ص: ۵۵۔۵۴۔

۲۱۔ سورۃ نوح، ۷۱:۹،۱۰۔

۲۲۔ شرح سفر السعادۃ، ص:۲۴۰۔۲۳۹۔

۲۳۔ ایضاً،ص:۴۔

۲۴۔ **سفر السعادۃ**، ص:۷۱۔

۲۵۔ شرح سفر السعادۃ، ص:۴۶۔